اختر راہی

منشورِ محمدی
(مسلم - مسیحی مناظراتی ادب کا ایک نمائندہ جریدہ)

برصغیر پاکستان و ہند میں مسیحی مشنریوں کی آمد کے ساتھ دعوت و تبلیغ میں جن نئے ذرائع کا اضافہ ہوا، ان میں اخبارات و جرائد کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اگرچہ برصغیر میں پرنٹنگ کی صنعت پرتگیزوں کے ساتھ آ گئی تھی اور سولھویں صدی سے یہاں چھاپہ خانوں کا وجود ملتا ہے تاہم پرنٹنگ کی صنعت سے بڑے پیمانے پر فائدہ انیسویں صدی میں اٹھایا گیا۔ بعض مشنری اداروں نے اپنے پریس قائم کیے اور ان پریسوں کے ذریعے نہ صرف مقامی زبانوں میں بائبل کے تراجم اور مسیحی کتب شائع ہوئیں بلکہ مسیحی منادوں نے مقامی زبانوں کے سیکھنے کے لیے جو محنت کی تھی، اِس کے نتیجے میں زبان دانی کے حوالے سے بھی بہت سی کتابیں شائع ہوئیں۔

مسیحی مشنری ادارے جن سرگرمیوں میں مصروف تھے، ان کے پروپیگنڈے کے لیے اُنہیں کتابوں سے زیادہ رسائل و جرائد کی ضرورت تھی۔ اس پر مستزاد "کتاب" اپنے اندر تمام خوبیاں رکھنے کے باوجود اِس "کمی" سے خالی نہیں ہوتی کہ اِس میں بیک وقت مختلف موضوعات پر نہیں لکھا جا سکتا جب کہ جرائد اور رسائل میں وقت کی ضرورت اور قارئین کی پسند و ناپسند کے مطابق موضوعات کا انتخاب کیا جا سکتا ہے اور ضرورت کے مطابق اس پر کم و بیش لکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ مسیحی اداروں کی طرف سے برصغیر کی تقریباً ہر اُس زبان میں رسائل و جرائد شائع ہوئے جِس میں لکھنے پڑھنے کی روایت چلی آ رہی تھی۔

انیسویں صدی میں مسیحی اداروں اور افراد کی طرف سے متعدد رسائل و جرائد شائع ہوئے۔ ان میں سے بعض کے بارے میں ازحد کم معلومات حاصل ہیں کیوں کہ آج اِن رسائل سے دنیا کے معروف ذخائر کتب خالی ہیں تاہم ۱۸۴۶ء سے ۱۹۰۰ء تک مسیحی اداروں کی جانب سے جو اُردو رسائل جاری ہوئے۔ اُن میں حسبِ ذیل نمایاں ہیں۔

* ۱۸۴۶ء صدرالاخبار (آگرہ)
* ۱۸۴۷ء خیر خواہ ہند (مرزا پور)

* ۱۸۵۹ء بامداد (بمبئی)
* ۱۸۶۲ء خیر خواہ خلق (سکندرہ)
* ۱۸۶۷ء مواعظِ عقبیٰ (دہلی)
* ۱۸۶۸ء حقائقِ عرفان (امرتسر)
  مخزنِ مسیحی (الہ آباد)
  کوکبِ عیسوی (لکھنؤ)
* ۱۸۶۹ء کوکبِ ہند (لکھنؤ)
  شمس الاخبار (لکھنؤ)
* ۱۸۷۳ء نور افشاں (لدھیانہ)

برصغیر کے مسلمان صحافیوں نے جو رسائل اور اخبارات جاری کیے، اُن میں عمومی طور پر مسیحی اخبارات سے اخذ و اقتباس کے ساتھ ان پر تنقید بھی ہوتی تھی۔ مسیحی مبلغین کی سرگرمیوں سے وہ چنداں خوش نہ تھے مگر وہ مسیحی اہل علم کے مقالات پر تنقید اور دینی حوالے سے اپنا نقطۂ نظر تفصیل سے بیان نہ کرتے تھے۔ تاہم علمائے کرام نے مسیحی منادوں کے جرائد و رسائل میں اٹھائے گئے سوالات کا جواب دینے کے لیے جوابی رسائل جاری کیے۔ انیسویں صدی کے ان رسائل میں نمائندہ جریدے کی حیثیت بنگلور سے شائع ہونے والے دہ روزہ "منشور محمدی" کو حاصل تھی۔

"منشور محمدی" ابتداءً ہفت روزہ "قاسم الاخبار" (بنگلور) کے ضمیمے کے طور پر شائع ہوتا تھا۔ "قاسم الاخبار" بنگلور کے منشی محمد قاسم متخلص بہ غم نے ۱۸۶۱ء میں جاری کیا تھا۔ ۱۹۰۵ء میں یہ ہفت روزہ سے پندرہ روزہ ہوگیا۔ "تاج التواریخ" نے "قاسم الاخبار" کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔[1]

> قاسم الاخبار بنگلور سے پندرہ روزہ جاری ہے جس کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے۔ پرانا اخبار بڑی تقطیع پر اس آب و تاب سے نکلتا ہے جیسے کہ بارونق اخبار کو نکلنا چاہیے۔ اس اخبار میں پرانا اور نیا دونوں رنگ عمدہ ہیں۔

منشی محمد قاسم شعر و ادب کے ساتھ تقابل ادیان سے دلچسپی رکھتے تھے۔ اُنہوں نے مسیحیت کا بالخصوص مطالعہ کیا تھا اور مسیحی مناددوں کا توڑ کرنے میں پیش پیش رہتے تھے۔ ۲۲ مئی ۱۸۷۲ء کو اُن کی کوششوں سے "انجمن اسلامیہ" (بنگلور) وجود میں آئی جس کے مقاصد میں سرفہرست مسلمانوں کو مسیحی پروپیگنڈے سے بچانا اور مسیحیوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا تھا۔ انجمن کے صدر مولوی عبدالحی اور سیکرٹری منشی محمد قاسم غم تھے۔

۲۵ اگست ۱۸۷۲ء/ جمادی الاخریٰ ۱۲۸۹ھ کو منشی محمد قاسم نے "قاسم الاخبار" کے ضمیمے کی حیثیت سے دہ روزہ "منشور محمدی"[2] جاری کیا۔ ہر مہینے کی ۵، ۱۵ اور ۲۵ تاریخ کو شائع ہوتا تھا۔ شوال

۱۳۰۴ھ/جون ۱۸۸۷ء میں خریداروں کی عدم سرپرستی کے باعث بند ہو گیا۔ تاہم اِس کی کمی شدّت سے محسوس کی گئی اور محرّم ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء میں اِس کی اشاعت از سرِ نو شروع ہو گئی۔

منشی محمد قاسم کے بعد "منشور محمدی" کی ادارت منشی محمد شریف کے ہاتھ میں آئی۔ چودھری شیخ مولا بخش نے "مراسلات مذہبی" میں "منشور محمدی" کے بارے میں لکھا ہے۔[3]

> اِس میں لائق لائق کارسپانڈنٹوں کے مضامین عیسائیوں کے ردّ میں طبع ہوتے ہیں اور ہر قسم کے اعتراضوں کے جواب اس میں چھپا کرتے ہیں۔ اس فن کے شائقین کو اس کا دیکھنا بہت ضروری ہے۔ بالفعل اِس کے مہتمم جناب منشی محمد شریف صاحب ہیں۔ اللہ اُن کی سعی کو مشکور کرے --- اب نہ معلوم یہ رسالہ نکلتا ہے یا نہیں۔

"منشورِ محمدی" (بنگلور) کے ابتدائی پرچے کریمی لائبریری بمبئی (انڈیا) میں محفوظ ہیں۔[4] جلد ۱۷ (بابت ۱۳۰۵ھ) کے ۳۴ اور جلد ۱۸ (بابت ۱۳۰۶ھ) کے ابتدائی ۲۱ شمارے پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں دیکھے جاسکتے ہیں۔[5]

"منشور محمدی" کی زبان و بیان اپنے وقت کے مناظرانہ انداز کے عین مطابق ہے۔ زیر بحث موضوع کے ساتھ مصنف یا مؤلف کی ذات بھی زیر بحث آجاتی ہے تاہم "منشورِ محمدی" نے مسلم۔ مسیحی مناظراتی ادب میں وسیع اضافہ کیا۔ اس کے لکھنے والوں میں اس دور کے سب ہی مناظرین شامل تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی، مولوی چراغ علی (م ۱۸۹۵ء)، مولانا محمد علی کانپوری، شیخ رحیم بخش پٹیالوی اور کئی دوسرے اہلِ قلم کی تحریریں "منشورِ محمدی" کے صفحات میں محفوظ ہیں۔

چودھری منشی مولا بخش مؤلف "مراسلاتِ مذہبی" نے "تردید عسیائیت" میں لکھی گئی ۱۸۸ کتابوں کی ایک فہرست مرتب کی تھی۔ اس فہرست میں ۱۸ ایسی کتابیں اکتابچے شامل ہیں جو پہلی بار "منشورِ محمدی" کے صفحات میں چھپے تھے، ذیل میں تفصیل دی جاتی ہے۔

* اِبطال عقائد دین عیسوی (تفضل حسین معین الواعظین) [جلد ۱۶ (۱۳۰۴ھ)]
* اجلی برہان بہ تمجید القرآن

یہ رسالہ "عدم ضرورتِ قرآن" (پادری ٹھاکر داس) کا جواب ہے۔ [جلد ۱۶، شمارہ ۲۰ (۱۳۰۴ھ)]

* تبصرہ

اُن قرآنی آیات کی تشریح و تفسیر ہے جن سے مسیحی اہل علم بائبل کی حقانیت ثابت کرتے ہیں [جلد ۱۳ -شمارہ ۲-۶ (۱۳۰۱ھ)]

* تحفتہ اللاریب فی الرد علی اہل الصّلیب (عبداللہ)

اِس رسالے کے مؤلف نے مسیحیت ترک کر کے اسلام قبول کیا تھا اور ۸۲۳ھ میں یہ رسالہ

تالیف کیا تھا۔ تحفتہ الاریب کا اوّلین ترجمہ منشور محمدی [جلد ۸ (۱۲۹۶ھ)] میں شائع ہوا۔ بعد میں اس رسالے کا ترجمہ قاضی شمس الدین کے قلم سے "آئینہ عیسائیت" [راولپنڈی: اسلامی مشن (۱۹۶۱ء)] کے نام سے شائع ہوا۔

* تنویر الایقان (محمد عبدالغفور عظیم آبادی)
ایک مسیحی پمفلٹ "وجتہ الایمان" کا جواب ہے۔ [جلد ۱۶، شمارہ ۱۱ (۱۳۰۴ھ)]
* تحریر دلپذیر (الفت حسین) [جلد ۴- شمارہ ۲۴]
* دافع الاسقام (مولانا رحمت اللہ کیرانوی)
مولانا رحمت اللہ کی فارسی تالیف "ازالتہ اللاوہام" کا اردو ترجمہ ہے جو مولوی نور محمد مہتمم مدرسہ حقانی لدھیانہ نے کیا ہے۔
* دفع الاغالیط فی بحث الفارقلیط (محمد عبداللہ - مدرّس کلکتہ) لفظ "فارقلیط" پر بحث کی گئی ہے۔ [جلد ۱۵، شمارہ ۲ (۱۳۰۳ھ)]
* دفع طعن نکاح زینبؓ
ماہنامہ "نورافشاں" (لدھیانہ) کے مضمون مطبوعہ ۱۸۸۶ء کا جواب ہے جس میں اُم المومنین حضرت زینبؓ کے نکاح کے بارے میں اعتراضات کیے گئے ہیں۔ [جلد ۱۶، شمارہ ۵۵ (۱۳۰۴ھ)]
* الدلیل القوی لِردِ ذبیحتہ العیسوی (محمد محفوظ بلیاوی)
یہ رسالہ نصیرالدین عیسائی کے کتابچہ "ذبیحتہ العیسوی" کا جواب ہے۔ [جلد ۱۶، شمارہ ۲۱ (۱۳۰۴ھ)]
* السیف الهندی علی معذرات الکندی (محمد عبداللہ - مدرّس کلکتہ) [جلد ۱۶، شمارہ ۳ (۱۳۰۴ھ)]
* صیانتہ الایمان من تراجم القرآن (محمد عبداللہ - مدرّس کلکتہ)
قرآن مجید کے اُن تراجم پر تنقید و تبصرہ ہے جو غیر مسلموں نے انگریزی اور فرانسیسی وغیرہ زبانوں میں کیے ہیں۔ [جلد ۱۶ - (۱۳۰۴ھ)]
* کلمات طیّبات [جلد ۶، شمارہ ۱۲ (۱۲۹۴ھ)]
* مسکت الخصیم (حبیب علی ساکن مین پوری)
* کعبہ کی جانب سجدہ کرنے اور حجرِ اسود کو بوسہ دینے وغیرہ کی بابت اعتراضات کا جائزہ ہے۔ [جلد ۴ (۱۲۹۲ھ)]
* معجزات محمدی (بدیع الزمان)
معجزات نبوی کی صداقت پر گفتگو ہے۔ [جلد ۱۷، شمارہ ۱۴ (۱۳۰۵ھ)]
* معراجِ مسیحی (حکیم محمد حسن امروہی) [جلد ۱۹ (۱۳۰۹ھ)]

* میزان النبوۃ (منشی اللہ دیا لدھیانوی)
پادری فورمین کے رسالہ "تیغ و سپرِ عیسوی" (مطبوعہ ۱۲۹۶ھ) کا جواب ہے۔ [جلد ۸ (۱۲۹۶ھ)]
* نصرتِ احمدیہ (احمد حسن)
پادری عماد الدین اور مولانا محمد عمر کے مابین مذہبی گفتگو ہے۔ [جلد ۱۸ (۱۳۰۶ھ)]

حواشی

۱۔ بحوالہ امداد صابری، تاریخ صحافت اُردو، جلد دوم (حصہ اوّل)، دہلی: جدید پرنٹنگ پریس (س-ن)، ص ۱۶۴

۲۔ سیّد محمد الحسنی نے "سیرت مولانا محمد علی مونگیری" میں لکھا ہے کہ "۱۲۸۹ھ میں اُنہوں [مولانا مونگیری] نے [ردِعیسائیت کے] مقصد کے لیے کانپور سے ایک اخبار "منشور محمدی" جاری کرایا اور اس میں عیسائیت کی تردید اور اُن کے عقائد کے ابطال میں مضامین شائع کرنا شروع کیے۔" [سیّد محمد الحسنی، سیرت مولانا محمد علی مونگیری، کراچی: مجلس نشریاتِ اسلام (س-ن)، ص ۴۸]

"منشور محمدی" کانپور سے نہیں بنگلور سے شائع ہوتا تھا۔ اس کے مضمون نگاروں میں مولانا محمد علی مونگیری شامل تھے مگر اِس کا اجراء اُن کی کوششوں سے نہیں ہوا تھا۔ جمادی الاخریٰ ۱۲۸۹ھ میں جب کہ "منشور محمدی" کا اجراء ہوا تو مولانا محمد علی مونگیری کی عمر بمشکل ۱۷ سال تھی۔

مولانا محمد علی مونگیری نے ۱۸۹۲ء میں ایک جریدہ "تحفۂ محمدیہ" کانپور سے جاری کرایا تھا۔ تبلیغ "(جبل پور) نے تحفۂ محمدیہ پر یکم دسمبر ۱۸۹۳ء کے شمارے میں حسب ذیل تبصرہ شائع کیا ہے۔

> یہ ماہواری رسالہ محض اسلام کی تائید اور مسلمانوں کی ہمدردی کے لیے شائع ہوتا ہے۔ عیسائیت کی تردید بہت زور سے کرتا ہے۔ اسلام کی حقانیت و صداقت پُر زور دلائل سے ثابت کرتا ہے۔" [بحوالہ امداد صابری، تاریخ صحافت اُردو، جلد سوم، دہلی: جدید پرنٹنگ پریس (۱۹۶۳ء)، ص ۵۸۴]

۳۔ چودھری شیخ مولا بخش، مراسلات مذہبی (حصہ اوّل)، مونگیر: مطبع رحمانیہ (۱۳۴۱ھ)، ص ۴۰

۴۔ دیکھیے: امداد صابری، تاریخ صحافت اُردو جلد ۲، حوالہ مذکورہ، ص ۴۰

۵۔ ملک احمد نواز، اردو اخبارات و رسائل مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔ لاہور، ماہنامہ "کتاب" (لاہور)، اکتوبر ۱۹۶۶ء، ص ۶۷

۶۔ چودھری مولا بخش، حوالہ مذکورہ، ص ۱۳-۴۰